Prof.(Dr). S. K. Jabeen

Head of Dept ,Urdu

Rohtas Mahila College, Sasaram

Topic: Urdu Ki Ebtedayi Nasho numa Me Sufiya E Kraam ka Hissa

---Maulvi Abdul Haq

[B. A., Part-III, Paper - V]

Scanned with CamScanner

''اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ'' مولوی عبدالحق

بابائے اردو مولوی عبدالحق اپنے مضمون ''اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ'' میں مولوی اور صوفی کے کمالات کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صوفی 'صوف' سے مشتق ہو یا 'صفا' سے، وہ مذہبی اور اخلاقی علوم میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ملک وملت سے بے نیاز ہوتا ہے۔ وہ ہر قوم اور مذہب میں پایا جاتا ہے۔ مولوی اور صوفی میں فرق یہ ہے کہ وہ ظاہر کو دیکھتا ہے اور یہ باطن کو۔ وہ لفظ کو دیکھتا ہے اور یہ معنی کو۔ وہ رسمیات اور تقلید کا پابند ہے اور یہ اس سے بیزار۔ اُس کی نظر برائی پر پڑتی ہے اور یہ برے سے برے میں بھی بھلائی کا کوئی نہ کوئی پہلو تلاش کر ہی لیتا ہے۔ مولوی لعن وطعن سے کام لیتا ہے، لیکن صوفی مہر ومحبت سے کام لے کر ان کے دلوں کو جیت لیتا ہے۔ مولوی سختی اور تشدد کرتا ہے، جبکہ صوفی نرمی وملائمت سے کام لیتا ہے۔ مولوی بہت کم معاف کرتا ہے، لیکن صوفی کا شیوہ درگذر کرنا ہی ہوتا ہے۔ مولوی خودی اور خودنمائی سے بڑا بنتا ہے۔ لیکن صوفی فروتنی وخاکساری سے دلوں میں گھر کرتا ہے۔ مولوی دوسروں کے عیوب تلاش کرتا رہتا ہے، جبکہ صوفی اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ مولوی اپنے علم سے لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتا ہے اور صوفی اپنے عمل سے دوسروں کو فریفتہ کرتا ہے۔

مولوی عبدالحق فرماتے ہیں کہ اصل صوفی بہت بڑا ماہر نفسیات ہوتا ہے۔ دنیاداری سے بالکل بے تعلق ہوتا ہے۔ جبکہ مولوی بہت زیادہ دنیا [illegible] ہوتا ہے۔ مولوی کی بہ نسبت بہت نباض ہوتا ہے۔ ... ٹٹولتا ہے۔ اس کی [illegible] نہیں کرتا ہے بلکہ دلوں تک پہنچتا ہے جہاں انسان کے اصل اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں، جن سے ہم خود بھی واقف

Scanned with CamScanner

مولوی عبدالحق فرماتے ہیں کہ صوفی نفس کی چوریاں اس آسانی اور خوش اسلوبی سے پکڑ کر ان کی اصلاح کرتا ہے کہ بعض اوقات مرید کو خبر نہیں ہونے پاتی۔ ایک صوفی مقصد کے حصول کی خاطر رکاوٹ کی خواہ شرعی ہو یا غیر شرعی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ دل پر فتح حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو کام سلاطین و امراء اور علمائے کرام نہیں کر سکتے، صوفیاء کرام کر ڈالتے ہیں۔ ایک بادشاہ کا دربار خاص ہوتا ہے، جبکہ ایک صوفی کا دربار کا عام ہوتا ہے۔ یہاں بڑے چھوٹے، امیر و غریب، عالم و جاہل کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔

مولوی عبدالحق فرماتے ہیں کہ صوفیاء کرام ہندوستان میں پر خطر اور دشوار گذار راہوں کو طئے کر کے ایسے مقامات پر پہنچے جہاں کوئی اسلام کا نام لیوا نہ تھا۔ جہاں کی ہر شئے سے اجنبیت ظاہر ہوتی تھی۔ لیکن سینکڑوں سال کے بعد بھی لاکھوں لوگ ان کے آستانوں پر سر جھکاتے ہیں۔ ہندوستان میں جو صوفی سب سے پہلے آئے وہ خواجہ معین الدین چشتیؒ تھے۔ ان کے بعد شیخ فرید الدین گنج شکرؒ کے کئی مقولے ملتے ہیں۔ مولوی عبدالحق نے شیخ حمید الدین ناگوریؒ، شیخ شرف الدین بو علی قلندرؒ، امیر خسرو، شیخ سراج الدین عثمانؒ، شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ، حضرت برہان الدین غریبؒ، حضرت بندہ نواز گیسوٗ درازؒ، شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ، حضرت محمد غوث گوالیاریؒ، شیخ وجیہہ الدین علویؒ، شیخ بہاء الدین باجنؒ وغیرہ کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

مولوی عبدالحق نے مولوی اور صوفی پر بحث کرتے ہوئے ان اسباب اور وجوہات کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کے سبب صوفیائے کرام نے اردو زبان کی ترویج و ترقی میں حصہ لیا۔ صوفیائے کرام کے ملفوظات اور ارشادات سے اردو زبان کی ابتدائی نشو ونما میں بڑی مدد ملی۔ غرضیکہ بابائے اردو مولوی عبدالحق نے اپنے مضمون میں صوفیائے کرام کی عظمت اور شاعرانہ و نثری خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔

Scanned with CamScanner